

3 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1965

کمشنر آف انکم ٹیکس یو۔پی۔ لکھنؤ  
بنام  
مہیشوری دیوی جوٹ ملز لمیٹڈ۔ کانپور

15 اپریل 1965

کے۔ سباراؤ، جے۔سی۔ شاہ اور ایس۔ ایم۔ سکری، جسٹسز  
انکم ٹیکس - اثاثوں کی فروخت - سرمایہ کی رسید یا آمدنی۔

زیادہ پیداوار کے نتیجے میں ہونے والے نقصان سے اپنے اراکین کے مفادات کے تحفظ کے لیے، جوٹ ملز ایسوسی ایشن نے یہ شرط رکھی کہ اراکین ایک مقررہ تعداد میں گھنٹوں کے لیے اپنے لومز پر کام کریں گے اور اپنے اراکین کو "کرگھے کے اوقات"، یعنی ان گھنٹوں کی منتقلی کی سہولت دیں گے جن کے لیے اراکین اپنے کارخانوں میں کام کرنے کے حقدار تھے۔ اس طرح ایسوسی ایشن کے ایک رکن کو، اس رکن کو مختص کردہ "کرگھے کے اوقات" کے علاوہ، اس کی فیکٹری میں ایسے "کرگھے کے اوقات" کے لیے کام کرنے کی اجازت دی گئی جو کسی دوسرے رکن کے ذریعے اسے منتقل کیے گئے تھے۔ مدعا علیہ ٹیکس دہندہ نے اپنے اضافی "کرگھے کے اوقات" کو منتقل کر دیا تھا جسے وہ تشخیص کے سالوں کے دوران استعمال نہیں کر سکتا تھا، اور اسے غور کے طور پر کچھ رقم موصول ہوئی، جسے انکم ٹیکس افسر نے مدعا علیہ کی کل آمدنی میں شامل کیا جو انکم ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار ہے۔ اس حکم کی تصدیق اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل نے کی تھی، لیکن ہائی کورٹ نے ایک حوالہ پر ٹیکس دہندہ کے حق میں فیصلہ دیا۔

اس عدالت میں اپنی اپیل میں کمشنر نے دلیل دی کہ: مقررہ اوقات کے لیے کام کرنے کا حق ٹیکس دہندہ کا ایک اثاثہ تھا جو منتقل ہونے کے قابل تھا، اور جہاں یہ ٹیکس دہندہ کے کاروبار کی معمول کی سرگرمی کا حصہ تھا کہ وہ اپنے اثاثے کو اپنے مینوفیکچرنگ ادارے میں استعمال کر کے یا دوسروں کو دے کر منافع کمائے، منتقلی کو اس اثاثے کو استعمال کرنے کی اجازت دینے کے لیے موصول ہونے والی رقم کاروبار سے موصول ہونے والی آمدنی تھی اور انکم ٹیکس کے لیے قابل وصول تھی۔

منعقد: ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ "لوم آورس" کی فروخت سے حاصل ہونے والی رسیدیں سرمایہ رسیدوں کی نوعیت کی ہوتی ہیں اور ٹیکس کے قابل نہیں ہوتیں۔ (770E)

انکم ٹیکس کے قانون میں محصول اور سرمائے کے درمیان فرق بنیادی ہے۔ ٹیکس عام طور پر سرمائے کے منافع پر نہیں لگایا جاتا ہے: یہ آمدنی پر عائد کیا جاتا ہے۔ ٹریڈنگ کے دوران اسٹاک ان ٹریڈ یا سرکلنگ کیپٹل یا ریڈرنگ سروس کی فروخت کے نتیجے میں ٹریڈنگ رسید ہوتی ہے؛ اثاثوں کی فروخت جسے ٹیکس دہندہ اپنے کاروبار کو جاری رکھنے کے قابل بنانے کے لیے مقررہ سرمایہ کے طور پر استعمال کرتا ہے اس کے نتیجے میں سرمایہ رسید ہوتی ہے۔ "لوم آورز" مدعا علیہ کا اثاثہ تھے، لیکن ان کے عارضی صارف کو اجازت نہیں دی جا سکی۔ اس لیے یہ لین دین "لوم آورز" کی فروخت تھی، اور جب کوئی تاجر کسی بھی وجہ سے اپنا سرمایہ ٹھکانے لگاتا ہے، جب تک کہ یہ اس کے گردش کرنے والے سرمائے کا حصہ نہ ہو، تو رسید سرمایہ ہوتی ہے نہ کہ ایسی آمدنی جو قابل ٹیکس ہو۔ (769E,F)

کمشنر اضافی منافع ٹیکس، بمبئی سٹی بنام سری لکشمی سلک ملز، (1952) ایس سی آر 1، ممتاز۔

مہیشوری دیوی جوٹ ملز بنام کمشنر انکم ٹیکس یو پی آئی ٹی متفرق کیس، جس کا فیصلہ 13 ستمبر 1962 کو ہوا، مسترد کر دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1964 کے 66 اور 67۔

1954 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 165 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 28 مارچ 1961 کے فیصلے اور فرمان سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے (دونوں اپیلوں میں) ایس وی گپٹے، سالیسیٹر جنرل، آرگنٹتی آئیر اور آراین سچتے۔

مدعا علیہ کی طرف سے اے وی وشونا تھ شاستری، ایس مورتی اور بی پی مہیشوری (دونوں اپیلوں میں)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جسٹس: مہیشوری دیوی جوٹ ملز لمیٹڈ جوٹ کے سامان کی تیاری کا کاروبار کرتی ہے اور جوٹ ملز ایسوسی ایشن کی رکن ہے۔ اراکین کو زیادہ پیداوار کے نتیجے میں ہونے والے نقصان سے بچانے کے لیے، ایسوسی ایشن کے اراکین نے 9 جنوری 1932 کو ایک معاہدہ کیا جسے "فرسٹ ورکنگ ٹائم ایگریمنٹ" کہا جاتا ہے جو کام کے اوقات کو محدود کرتا ہے۔ یہ معاہدہ 11 دسمبر 1944 کو ختم ہونا تھا۔ اس انتظام کو جاری

رکھنے کے لیے 12 جون 1944 کو ایک نئے معاہدے پر عمل درآمد کیا گیا۔ معاہدے کی تمہید یہ تھی:

"جبکہ دستخط کنندگان کو عام طور پر زیادہ پیداوار کے نتیجے میں اراکین اور ان کے ملازمین اور ایسوسی ایشن اور جوٹ کی صنعت اور عام طور پر تجارت وغیرہ کے عمومی مفادات میں کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس بات کا تعین کیا ہے کہ ورکنگ ٹائم ایگریمنٹ میں موجود دفعات جیسی دفعات کو درج کیا جانا چاہیے اور اس کے بعد ظاہر ہونے والے انداز میں جاری رکھا جانا چاہیے۔"

معاہدے کی شق 4 کے مطابق، ایسوسی ایشن نے اپنے اراکین کے کام کے اوقات پر پابندیاں عائد کر دیں۔ وہ گھنٹے جن کے لیے اراکین اپنے کارخانوں میں کام کرنے کے حقدار تھے، "لوم آورز" کہلاتے تھے۔ "لوم آورز" کی الاٹمنٹ کا انحصار ہر رکن کی فیکٹری میں نصب کرگھوں کی تعداد پر ہوتا تھا۔ شق 5 کے ذریعہ یہ فراہم کیا گیا تھا کہ معاہدے میں طے شدہ فی ہفتہ کام کے اوقات کی تعداد ان گھنٹوں کی کل تعداد کی نمائندگی کرتی ہے جس کے لیے ایک رکن اپنے رجسٹرڈ تکمیل کرگھوں پر کام کرنے کا حقدار تھا۔ شق 10 میں ایک مل کے لیے "کرگھے کے اوقات" کی زیادہ سے زیادہ تعداد تجویز کی گئی ہے جس میں کرگھے کی تکمیل 220 سے زیادہ ہو۔ شق 13 میں ایسوسی ایشن کے ہر رکن کے "لوم آورز" کے اندراج کا التزام کیا گیا ہے۔ معاہدے کی شق 6 اراکین کو گروپ کرنے کے قابل بناتی ہے اگر وہ ایک ہی مینجنگ ایجنٹوں کے کنٹرول میں ہوتے ہیں یا جنہیں "گروپ ملز" کے طور پر رجسٹریشن کے لیے کسی انتظام یا معاہدے کے ذریعے ملایا گیا تھا۔ یہ گروپ ملز کے اس طرح رجسٹرڈ رکن کے لیے کھلا تھا کہ وہ اسی گروپ کے دوسرے اراکین کے فی ہفتہ کام کے اوقات کی الاٹمنٹ کو استعمال کرے جو انہیں اجازت شدہ کام کے اوقات کو پوری طرح سے استعمال نہیں کر رہے تھے۔ ذیلی شق (b) کے مطابق ایک رکن اپنے اضافی "لوم آورز" کو دوسرے رکن کو منتقل کرنے کا بھی حقدار تھا اور اس طرح کی منتقلی کے باضابطہ طور پر ہونے اور ایسوسی ایشن کے ساتھ رجسٹرڈ ہونے پر، منتقلی کا حقدار تھا، بشرطیکہ کچھ شرائط کے ساتھ اس طرح منتقل کردہ "لوم آورز" کا استعمال کیا جاسکے۔

مدعا علیہ ہر ہفتے 220X70 گھنٹے مختص کردہ معاہدے کے تحت تھا۔ تشخیصی سال 1949-50 کے مطابق اکاؤنٹنگ سال میں، مدعا علیہ کی فیکٹری کا پریپریری دفعہ ہفتے میں 48 گھنٹے سے زیادہ کرگھوں پر کام کرنے سے قاصر تھا، اور ایسوسی ایشن کی منظوری سے مدعا علیہ نے ناسکار پارہ جوٹ ملز کو 220X24 لوم آورز فروخت کیے اور فروخت پر غور کرتے ہوئے اسے 53,460 روپے موصول ہوئے۔ تشخیصی سال 1950-51 سے مطابقت رکھنے والے کھاتہ سال میں مدعا علیہ کو برلا جوٹ ملز اور ہنومان جوٹ ملز سے اضافی کرگھے کے اوقات کی فروخت کے لیے کل روپے 1,85,230 موصول ہوئے۔ تشخیص کے سالوں

1949-50 اور 1950-51 کے لیے تشخیص کی کارروائی میں انکم ٹیکس افسر نے مدعا علیہ کی کل آمدنی میں "لوم آورز" کی فروخت سے موصول ہونے والی رقم کو ٹیکس کے ذمہ دار محصولات کے طور پر شامل کیا۔ انکم ٹیکس افسر کے حکم کی تصدیق ایبیلیٹ اسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس ایبیلیٹ ٹریبونل نے کی۔ مدعا علیہ کے کہنے پر ٹریبونل نے مندرجہ ذیل سوال الہ آباد میں ہائی کورٹ آف جوڈیکچر کو بھیج دیا:

" کیا حقائق کی بنیاد پر اور معاملے کے حالات میں مقررہ سالوں 1949-50 اور 1950-51 میں بالترتیب 53,460 روپے اور 1,85,230 روپے کی کرگھے کے اوقات کی فروخت کے ذریعے ٹیکس دہندہ کی رسیدیں ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹیکس کے ذمہ دار محصولات تھیں؟ ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب منفی دیا۔ انکم ٹیکس کمشنر نے ان ایپلوں کو انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66A(2) کے تحت ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی سند کے ساتھ ترجیح دی ہے۔

ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ زیر بحث رسیدیں سرمایہ رسیدیں نہیں تھیں، اور نہ ہی وہ غیر معمولی یا غیر بار بار ہونے والی نوعیت کی تھیں۔ مدعا علیہ کی یہ استدعا کہ کرگھے کے اوقات کی فروخت کی رسیدیں ٹیکس کے قابل نہیں ہیں کیونکہ وہ دفعہ 4(vii)(3) کے معنی کے اندر، غیر معمولی اور غیر بار بار ہوتی ہیں، اس میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ دفعہ 4 کی شق 4(vii)(3) کے ذریعے ایسی رسیدیں جو دفعہ 12B کی دفعات کے مطابق قابل وصول سرمایہ منافع نہیں ہیں اور جو کاروبار یا کسی پیشے، پیشے یا پیشے کے استعمال سے یا کسی ملازم کے معاوضے میں اضافے کے ذریعے پیدا نہیں ہوتی ہیں، اگر وہ عارضی اور غیر بار بار آنے والی نوعیت کی ہوں تو ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔ لیکن ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے عام دور میں رسید، اگرچہ یہ غیر معمولی یا غیر بار بار ہوتی ہے، مقننہ کے ذریعہ استعمال ہونے والے ایکسپریس الفاظ کے ذریعے قابل ٹیکس ہوتی ہے۔

یہ محکمہ کا معاملہ نہیں ہے کہ مدعا علیہ "لوم آورز" میں کاروبار چلاتا تھا۔ یہ بھی عام بنیاد ہے کہ کام کے اوقات کی تعداد پر پابندیاں عائد کرنے کے لیے اراکین کو ایسوسی ایشن یا کسی دوسرے ادارے کی طرف سے کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا تھا: اگر ایسا ہوتا تو تجارت پر پابندی لگانے پر راضی ہونے پر اس طرح کا معاوضہ ادا کرنا سرمایہ ہوگا۔ اپنے اراکین کے مفادات کے تحفظ کے لیے ایسوسی ایشن نے یہ شرط رکھی کہ اراکین ایک مقررہ تعداد میں گھنٹوں کے لیے اپنے کرگھوں پر کام کریں اور اپنے اراکین کو "کرگھے کے اوقات" کی تعداد منتقل کرنے کی سہولت فراہم کی۔ لیکن "کرگھے کے اوقات" کی منتقلی سے کرگھے یا فیکٹری کی مشینری میں کوئی دلچسپی منتقل نہیں ہو رہی تھی: اس طرح صرف ایسوسی ایشن کے ایک رکن کو اس رکن کو اس کی فیکٹری میں اس طرح کے "کرگھے کے اوقات" کے لیے کام کرنے کے لیے مختص کردہ "کرگھے کے اوقات" کے

علاوہ اجازت دی گئی تھی جو ایسوسی ایشن کے کسی دوسرے رکن نے اسے منتقل کیے تھے۔ انکم ٹیکس حکام، ٹریبونل اور ہائی کورٹ کے سامنے ہونے والی کارروائی میں، ان "لوم آرز" کو ایک اثاثہ سمجھا گیا ہے جو ہر رکن کا ہے اور ان اپیلوں پر غور کرتے ہوئے ہمیں نہیں لگتا کہ ہم وکیل کو یہ دلیل (جیسا کہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی) اٹھانے کی اجازت دینے میں جائز ہوں گے کہ "لوم آرز" استحقاق کی نوعیت کے تھے اور یہ بالکل بھی اثاثہ نہیں تھے۔ اس کیس پر ابتدائی تمام مراحل میں اس بنیاد پر غور کیا گیا ہے کہ ایسوسی ایشن کے اراکین کے درمیان معاہدے میں شامل عہد نامے کی بنیاد پر، مقررہ اوقات کے لیے کام کرنے کا حق ایک ایسا اثاثہ تھا جو منتقل ہونے کے قابل تھا، بشرطیکہ ایسوسی ایشن کی منظوری ہو۔

مدعا علیہ اپنے تیار شدہ شعبہ کی نااہلی کی وجہ سے فی ہفتہ 72 گھنٹے فیکٹری چلانے کے لیے مطلوبہ مواد فراہم کرنے سے قاصر تھا جو وہ کرنے کا حقدار تھا۔ اس لیے اس نے اسے مختص کردہ "لوم آرز" کا ایک حصہ ایسوسی ایشن کے دیگر اراکین کو منتقل کر دیا اور دو سالوں میں موصول ہونے والی منتقلی پر غور کرتے ہوئے کافی رقم منتقل کر دی۔ سالیسیٹر جنرل نے پیش کیا کہ جہاں یہ ٹیکس دہندہ کے کاروبار کی معمول کی سرگرمی کا حصہ ہے کہ وہ اپنے اثاثے کو اپنے مینوفیکچرنگ ادارے میں استعمال کر کے یا دوسروں کو دے کر منافع کمائے، منتقلی کو اس اثاثے کو استعمال کرنے کی اجازت دینے کے لیے موصول ہونے والا غور کاروبار سے موصول ہونے والی آمدنی ہے اور انکم ٹیکس کے لیے قابل وصول ہے۔ اپنے تنازعہ کی حمایت میں وکیل نے کمشنر آف ایکسس پرافٹ، بمبئی سٹی بنام شری لکشمی سلک ملز لمیٹڈ میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔ شری لکشمی سلک ملز لمیٹڈ کے معاملے میں ٹیکس دہندہ کمپنی ایک مینوفیکچرنگ کمپنی تھی اور اس نے اپنے کاروبار کے مقصد کے لیے ریشم کے دھاگے کو رنگنے کے لیے ایک پلانٹ نصب کیا تھا۔ قابل وصول مدت کے ایک حصے کے لیے کمپنی ریشم کے دھاگے کو محفوظ نہیں کر سکی اور اس کا پلانٹ خالی رہا۔ اس کے بعد کمپنی نے پلانٹ کو چھوڑ دیا اور یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا کمپنی کو موصول ہونے والا کرایہ کاروبار کے منافع کے طور پر اضافی منافع ٹیکس کے لیے قابل وصول تھا یا دوسرے ذرائع سے آمدنی تھی اور اس لیے اضافی منافع ٹیکس کے لیے قابل وصول نہیں تھا۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ اگر کوئی تجارتی اثاثہ اس طرح استعمال ہونے کے قابل نہیں ہے، تو اسے دوسروں کو دے کر موصول ہونے والا کرایہ کاروبار کی آمدنی نہیں ہے۔ لیکن کاروبار کے مقصد کے لیے حاصل اور استعمال کیا گیا اثاثہ جیسے ہی اسے عارضی طور پر استعمال سے باہر کر دیا جاتا ہے یا کسی دوسرے شخص کو اس کے کاروبار یا تجارت میں استعمال کے لیے دے دیا جاتا ہے، وہ اس کاروبار کا تجارتی اثاثہ بنا بند نہیں ہوتا۔ تجارتی اثاثے کے استحصال سے حاصل ہونے والی رسید کاروبار کا منافع ہے، اس بات سے قطع نظر کہ کاروبار کا مالک اثاثے کا کس طرح

استحصال کرتا ہے، کیونکہ مالک خود اسے ذاتی طور پر استعمال کر کے یا کسی اور کو دے کر اپنے بہترین فائدے کے لیے اس کا استحصال کرنے کا حقدار ہے۔ لکشمی سلک ملز کے معاملے میں جو چیز چھوڑی گئی وہ ڈائینگ پلانٹ تھا جو کمپنی کی ملکیت بنا رہا اور جب ٹیکس دہندہ اسے استعمال کرنے سے قاصر تھا تو اسے عارضی طور پر چھوڑ دیا گیا۔ تجارتی اثاثہ سے رسید جب وہ ٹیکس دہندہ کے ذریعے استعمال ہونے کے قابل ہو لیکن ان حالات کی وجہ سے اس کا استعمال نہ کیا جائے جن کی وجہ سے اس کے استعمال کے لیے سیمس کی ضرورت ہوتی ہے، بلاشبہ آمدنی ہوگی، جہاں اثاثہ ٹیکس دہندہ کی ملکیت رہتا ہے اور اثاثہ کا صارف کسی دوسرے شخص کو دیا جاتا ہے۔ اگر موجودہ معاملے میں، ان گھنٹوں کے لیے جن میں مدعا علیہ اپنے کرگھوں کو استعمال کرنے سے قاصر تھا، مدعا علیہ نے کسی دوسرے شخص کو کرگھوں پر کام کرنے کی اجازت دی تھی، تو ایسے صارف کو اجازت دینے کے لیے حاصل ہونے والا منافع آمدنی ہوگی۔ لیکن اس معاملے اور موجودہ معاملے کے درمیان فرق "لوم آرز" میں لین دین کی مخصوص نوعیت سے پیدا ہوتا ہے۔ "لوم آرز" کو ان میں جائیداد برقرار رکھتے ہوئے ان کی نوعیت سے باہر نہیں چھوڑا جاسکتا، کیونکہ "لوم آرز" کے عارضی حق کی کوئی منظوری نہیں ہو سکتی۔ "لوم آرز" مدعا علیہ کا اثاثہ ہیں، لیکن "لوم آرز" کے عارضی صارف کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس معاملے میں لین دین "لوم آرز" کی فروخت کا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کوئی تاجر اپنے سرمائے کو کسی بھی وجہ سے ٹھکانے لگاتا ہے، جب تک کہ وہ اس کے گردش کرنے والے سرمائے کا حصہ نہ ہو، تو رسید سرمایہ ہوتی ہے نہ کہ ایسی آمدنی جو قابل ٹیکس ہو۔

انکم ٹیکس کے قانون میں محصول اور سرمائے کے درمیان فرق بنیادی ہے۔ ٹیکس عام طور پر سرمائے کے منافع پر نہیں لگایا جاتا ہے: یہ آمدنی پر عائد کیا جاتا ہے۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ اسٹاک ان ٹریڈ یا گردش کرنے والے سرمائے کی فروخت یا ٹریڈنگ کے دوران خدمات انجام دینے کے نتیجے میں تجارتی رسید ہوتی ہے: اثاثوں کی فروخت جسے ٹیکس دہندہ اپنے کاروبار کو جاری رکھنے کے قابل بنانے کے لیے فکسڈ کیپٹل کے طور پر استعمال کرتا ہے اس کے نتیجے میں کیپٹل رسید ہوتی ہے۔

ہماری توجہ الہ آباد ہائی کورٹ کے مہیشوری دیوی جوٹ ملز بنام کمشنر انکم ٹیکس، یو پی، لکھنؤ کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی تھی جس میں الہ آباد ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے مدعا علیہ کے ذریعے "لوم آرز" کی فروخت کے لیے موصول ہونے والی ادائیگیوں کے ٹیکس سے متعلق اسی طرح کے سوال کا جواب دیا تھا۔ اس معاملے میں عدالت نے اپیل کے تحت فیصلوں کے نقطہ نظر کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا کہ "لوم آرز" مدعا علیہ کا مقررہ منافع کمانے کا ڈھانچہ نہیں ہے اور یہ کہنا درست نہیں ہے کہ کاروبار کا سرمایہ ڈھانچہ

220 لومز تھا جو فی ہفتہ گھنٹوں کی تعداد سے ضرباً بمسلسل تھا جس کے لیے مشینری کام کرنے کی حقدار تھی۔ عدالت کے خیال میں "لوم آورز" کا کاروبار کے سرمائے کے ڈھانچے سے کوئی تعلق نہیں تھا اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا کہ تیاری کے حصے میں وہ عیب جس نے "لوم آورز" کو ناقابل استعمال بنا دیا تھا مستقل تھا۔ جواب دہندہ کے لیے یہ ہمیشہ کھلا تھا کہ وہ باہر سے ضروری دھاگہ حاصل کرے اور اس طرح پٹن کی تیاری میں "لوم آورس" کا بقیہ کوٹہ استعمال کرے، اور اگر جواب دہندہ دھاگہ حاصل نہ کرنے کو ترجیح دیتا ہے اور اضافی "لوم آورس" فروخت کرنے کا انتخاب کرتا ہے اور اس طرح کوئی خطرہ مول لیے بغیر اپنے لیے منافع کو یقینی بناتا ہے، تجارتی اثاثے کو ٹھکانے لگانے کی رسید کاروبار کا منافع ہوتی ہے اس سے قطع نظر کہ کاروبار کے مالک نے اس اثاثے کا کس طرح استحصال کیا۔ ہائی کورٹ کے خیال میں مدعا علیہ اثاثے کو اس کے بہترین فائدے کے لیے استعمال کرنے کا حقدار تھا: یہ یا تو اسے ذاتی طور پر استعمال کر کے یا کسی اور کو دے کر ایسا کر سکتا ہے، اور اس کے "کرگھے کے اوقات" کے کوٹے کے ایک حصے کی فروخت اس کے سرمائے کے اثاثے کے استحصال کے مترادف ہے اور وہاں سے حاصل ہونے والی رسید آمدنی تھی۔ ہم اس نظریے سے متفق نہیں ہو سکتے۔ اضافی "لوم آورز" کو ٹھکانے لگا دیا گیا اور مدعا علیہ کے پاس اس میں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی: ملکیت برقرار رکھتے ہوئے صارف کو اجازت دے کر "لوم آورز" کا کوئی استحصال نہیں کیا گیا۔ لہذا "لوم آورس" کی فروخت کے ذریعے رسید کو اس معاملے میں سرمایہ رسید سمجھا جانا چاہیے نہ کہ آمدنی۔

ہمارے فیصلے میں ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ "لوم آورز" کی فروخت سے حاصل ہونے والی رسیدیں سرمایہ رسیدوں کی نوعیت کی ہوتی ہیں اور ٹیکس کے قابل نہیں ہوتیں۔ اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہیں۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔